



آٹھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۵ مئی ۱۹۹۸ء بمطابق ۸ محرم الحرام ۱۴۱۹ ہجری بروز منگل

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱۔
۶	وقفہ سوالات	۲۔
۴۵	رخصت کی درخواستیں	۳۔
۴۶	مشترکہ تحریک استحقاق غیر (مانظور)	۴۔
۵۰	تحریک التوا پر بحث نہ ہو سکی اسپیکر صاحب کے حکم کے تحت	۵۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۵ مئی ۱۹۹۸ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ (بروز)

منگل) بدقت گیارہ بجے (قبل دوپہر) زیر صدارت جناب میر عبدالجبار اسپیکر صوبائی اسمبلی کوئٹہ

میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر اسلام علیکم:

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝
 اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
 اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغضُوبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّالِّیْنَ ۝

ترجمہ - ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے، جو رحمت والا ہے، اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے، جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدا یا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں، اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں۔ (خدا یا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر آڑے انجام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے، اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

جناب اسپیکر جزاک اللہ

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم

اب وقفہ سوالات ہے

سوال نمبر 276 میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

۲۷۶X میر عبدالکریم نوشیروانی: (مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۸ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر ملازمتہاوا امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے اب تک کتنی نئی گاڑیاں خریدی ہیں اور یہ نئی گاڑیاں کس کس کے زیر

استعمال ہیں

سید احسان شاہ۔ (برائے وزیر ملازمتہاوا امور انتظامیہ)

اس مدت کے دوران محکمہ ہڈانے نہ سی کوئی نئی گاڑی خریدی ہے اور نہ ہی کسی کو برائے استعمال

دی ہے لہذا جواب نفی میں سمجھا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر خوش آمدید بات ہے۔ گورنمنٹ نے ایک

سال چار مہینے میں کوئی گاڑی پر چیز نہیں کیا یہ ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے ایک سال چار مہینے

میں صرف پیدل مارچ کیا ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ جناب یہ دس دس گاڑیاں جو

استعمال کر رہے ہو یہ پرانی ہیں یا نئے ہیں

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر گزارش ہے کہ ضمنی سوال کے جواب

دینے سے قبل میں گزارش کروں گا اور اسمبلی کی کارروائی کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ

سوالات اس سے قبل کے اجلاس میں اچکے ہیں اور ان کے جوابات دئے جا چکے ہیں اگر اس وقت

ممبر صاحب کو یاد ہو یہ وزارت چیف منسٹر صاحب کے پاس تھے اور چیف منسٹر صاحب نے خود ان

سوالوں کے جواب اسی فلور پر دئے تھے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر اس وقت یہ سوالات موخر کئے گئے تھے۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں شاہ صاحب سوال یہ ہے کہ کتنی گاڑیاں خریدی گئیں۔
 میر عبد الکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر جواب دیا ہوا ہے کہ نئی گاڑیاں ہم نے نہیں
 خریدی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر نئی گاڑیاں نہیں خریدی گئی تو یہ دس دس گاڑیاں کسی
 کے پاس نہیں ہیں اگر معزز ممبر کے پاس دس دس گاڑیوں کا چبوت ہے تو وہ فلور پر لے آئیں۔
 میر عبد الکریم نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر آپ کے مشیروں کے
 پاس چار چار گاڑیاں ہیں آپ کے ایڈوائزر کے پاس دو گاڑیاں ہیں۔

جناب اسپیکر وہ تو آپ کو کہتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس ثبوت ہے تو دھک ہیں۔
 میر عبد الکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر ثبوت میرے جیب میں تو نہیں آپ اس
 سوال کو ڈیفیر کر دیں میں چبوت فراہم کروں گا۔

سید احسان شاہ : بغیر ثبوت کے فلور پر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔
 میر عبد الکریم نوشیروانی : جناب آپ نے کونسا چبوت یہاں دیا ہے کہ اتنے گاڑیاں
 ہیں آپ نے lumsum دیا ہوا ہے کہ ہم نے گاڑیاں نہیں خریدی ہیں لہذا اس کو ڈیفیر کر دے میں
 ثبوت لاؤنگا۔

جناب اسپیکر : کریم صاحب جواب تو اس کا مکمل ہے deffer اس وقت ہوتا ہے جب
 جواب نامکمل ہو۔ مداخلت آپ میری بات تو سننے ضمنی سوال آپ نے کیا ہے۔
 میر عبد الکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر گورنمنٹ کی طرف سے جواب آچکا ہے کہ
 ہم نے نئی گاڑیاں پر چیز نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر : ٹھیک ہے نہیں کیا ہے۔
 میر عبد الکریم نوشیروانی : تو یہ ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب گورنمنٹ نے نئی
 گاڑیاں پر چیز نہیں کی تو یہ دس دس گاڑیاں نئی ہیں یا پرناے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر) مسئلہ یہ کہ آپ کن دس گاڑیوں کی بات کر رہے ہیں ویسے
 بلوچستان گورنمنٹ کے پاس سینکڑوں گاڑیاں آپ کن دس گاڑیوں کی بات کر رہے آپ ان دس

کی نام بتادیں۔
میر عبدالکریم نوشیروانی : میں منسٹروں اور مشیروں کے گاڑیوں کی بات کر رہا ہوں۔

سید احسان شاہ (وزیر) جناب ہر منسٹر کو محکمہ S & GAD سے ایک ایک گاڑی ان کے استعمال کے لئے مل جاتا ہے اور ایک ایک گاڑی تمام منسٹرز کے پاس ہے اگر آپ کا ملی گاڑیوں کی بات کرتے ہیں وہ تو آپ کو بہتر معلوم ہو گا میں پتہ نہیں

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب کا ملی گاڑیوں سے کوئی شہر بھر اپڑا ہوا ہے ہر سردار اور نواب کے پاس دس دس گاڑیاں کی اپ بات نہ کریں منسٹروں کے پاس اس وقت چار چار گاڑیاں ہیں۔

سید احسان شاہ : میں حکومت کی بات کر رہا ہوں ان کہ حکومت کے پاس کوئی کبالی گاڑی نہیں۔

جناب اسپیکر : میر عبدالکریم صاحب آپ ضمنی سوال کریں
میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں وہ کہتا ہے۔

جناب اسپیکر اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے
میر عبدالکریم نوشیروانی جناب یہ ناممکن ہے کہ ایک منسٹر ایک گاڑی سے سفر کریں ہر ایک منسٹر کے پاس چھ آٹھ آٹھ گاڑیاں اس وقت زیر استعمال ہے۔

جناب اسپیکر میر عبدالکریم نوشیروانی میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ جس وقت میں بولنا چاہوں گا تو مہربانی کر کے میزبات سن لیا کریں پھر اپنی بات کریں آپ مجھ کو بھی نہیں چھوڑتے بات کرنے کے لئے باقی کیا کریں یہاں گے گزارش اتنی ہے کہ جواب آچکا اور انہوں نے کہہ دیا کہ دس دس گاڑیاں کسی کے پاس نہیں (مداخلت) میری بات مکمل ہونے دیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب (مائیک بند)

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر جب اسمبلی فلور پر صحیح جواب نہیں ملتا تو
ضمنی سوال کیا کریں۔

X(۲۸۳) میر عبدالکریم نوشیروانی : (مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۸ء کو مورخہ

شدد)

کیا وزیر ملازمتیہ امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

اس وقت وزیر اعلیٰ بلوچستان کے کل کتنے معاون اور مشیر ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتیہ امور انتظامیہ

جناب وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان نے تین مشیر اور ایک معاون بھرتی کیا ہے

جنکے نام اور محکمے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جناب ملک محمد طوقی مشیر برائے تعلیم و ثقافت

۲۔ جناب رحمت اللہ ایڈوکیٹ مشیر برائے صحت

۳۔ جناب عبداللہ کاکڑ مشیر برائے کیوڈی اے۔

جناب اسپیکر پڑھا ہوا تصور کیا گیا ضمنی سوال کوئی نہیں Next question عبدالکریم

نوشیروانی صاحب

X(۲۸۶) میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران کل کتنی رگ مشین خراب ہوئی ہیں اور ان کی مرمت پر کل

کس قدر رقم خرچ ہوئی ہے تفصیل دی جائے

حاجی ہرام خان اچکزئی

وزیر آبپاشی و برقیات

سال ۱۹۹۳ء میں محکمہ آبپاشی کی سات ڈرنگ رگ مشینیں مختلف اوقات میں خراب ہوئیں اور

ان پانچ سالوں میں ان کی مرمت پر کل اخراجات ۵۰۰،۰۵۰،۶۶۰ روپے ہوئے۔

۵۔ فریج ریم فرانس ۱۹۹۵ء ۱ ۱ - ریٹو سے شلگ گودنی کوئی

سے کوئی نقل و حمل

کے دوران برقی طرغ

نوٹ بیوٹ مئی حبس

۶۔ فریج ریمیں فرانس ۱۹۹۶ء ۵ ۵ - مہرگیس بیکیکل درکشاپ سراب روڈ چوگی نرغ پر بھڑکے

کوئی میں جس جبکہ ایک چونکہ کی دہا ہا ایک گ کی بیکیدار

چوگی اعادہ میں ہے۔ چوگی نے روک لیا تھا

نومل ۱۸ ۱۵ ۳

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا کوئی ضمنی سوال

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ مرمت کے لئے

$=/41,66,055$ روپے خرچ ہوا ہے مین اتنا پوچھ سکتا ہوں کہ یہ $=/41,66,055$ روپے

جب کہ ان کے پاس 12 کروڑ روپے کا اس وقت پرزہ پارٹ پڑے ہوئے ہیں جبکہ انہوں نے پانچ

چھ سال پہلے ہر چیز کیا تھا جاپان سے جب ان کے پاس already ۱۲ کروڑ روپے کا پرزہ پارٹ

پڑے ہوئے ہیں تو اس طرف سے وہ کتنا ہے کہ پانچ سالوں کے دوران ہم نے

$=/41,66,055$ روپے خرچہ کئے۔

جناب اسپیکر: وزیر صاحب

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر): جناب اسپیکر ان کے پاس ثبوت ہے کہ اتنے سہنہ

پارٹس تھکے کے پاس ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر جواب یہ نہیں ہے کہ

جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ $=/41,66,055$ روپے ہم نے خرچہ کیا ہے جبکہ آپ کے پاس بارہ

کروڑ روپے کے پرزہ چپارت پڑے ہوئے ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی: ہمارے پاس بارہ کروڑ روپے پرزہ پارٹس نہیں ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے پچھلے اجلاس میں کہا تھا کہ ہمارے پاس پڑے وہی ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی وہ تو محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (PHE) کے ہیں۔
میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر یہ جواب زمین منسٹر صاحب کو علم نہیں اس چیز کا اس کو ڈیفنڈ کرو

جناب اسپیکر : قائد ایوان نے جوابات کی وہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے بارے میں ہے
میر عبدالکریم نوشیروانی : بارہ کروڑ روپے رگ مشینیں (phe) ایریٹیشن اور واسا کے
عبدالرحیم خان مندوخیل : مشینوں کے بارے میں تھا اس میں ایریٹیشن کے لئے بارہ کروڑ روپے یعنی وہ پرزہ جات کیلئے۔

جناب اسپیکر : قائد ایوان صاحب اس کی وضاحت فرمائیں
قائد ایوان : جناب اسپیکر میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کے بارے میں جس طرح آپ نے کہا کہ اس کے جذبات کو ہم قابو میں نہیں رکھ سکتے ایک تو ہمارے لئے ملکہ جذبات ہیں اور ہمارے شہنشاہ جذبات یہی ہیں اس دن جو question raise کیا تھا وہ میرے معزز رکن کے ذہن میں نہیں آ رہا ہے پبلک ہیلتھ کے رگ مشینوں کے بارے میں کتنے پرزے کر دے گئے ہیں اسکا ہم نے حوالہ دیا تھا آج جو ذکر کر رہے ہیں وہ ایریٹیشن کے بارے میں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر lumpsum انہوں نے رگ جو پر چیز کیا تھا۔ ان کے لئے گورنمنٹ نے بارہ کروڑ کے وہ بھی گورنمنٹ کی ملکیت ہے یہ بھی گورنمنٹ کی ملکیت ہے اگر پبلک ہیلتھ گورنمنٹ کی ملکیت نہیں اور ایریٹیشن گورنمنٹ کی ملکیت ہے تو ہاوی ان رگ مشینوں کے لئے ۱۲ کروڑ روپے کے پرزہ پارٹس پر چیز کیا تھا جاپان سے اور وہ پرزہ پارٹس پڑے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر : رولز آف بزنس یہ ہے قواعد یہ ہیں کہ ایک مد کے پیسے دوسرے مد میں خرچ نہیں

کئے جاتے۔ وہ اس مد کے لئے جس میں وہ خرچ کئے جا رہے ہیں اور خرچ ہونے اس میں نہیں ہے

پیسے یہ ہے سیدھی سی بات

حاجی بہرام خان اچکزئی۔ پانچ سالوں میں سات رگ مشینوں پر

=/41,66,055 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

سر وار عبدالرحمان کھتر ان جناب اسپیکر پور اینٹ آف آرڈر

جناب یہ صفحہ نمبر ۵ میں سیریل نمبر امین ریلوے کا حوالہ ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ریگ
مونٹ ہے یا نہ کر ہے ایک نے مذکر کیا ہوا ہے ایک نے مونٹ کیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ کوئی بات نہیں ہے ہمارے بلوچ اور پٹھان میں مذکر مونٹ کی کوئی بات
نہیں ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر صاحب اس جواب سے تو میں مطمئن نہیں

ہوں جناب اگر وہ گیارہ کروڑ کا پرزہ پارت ان ریگیوں کے لئے خرچ ہوا ہے وہ پیسے کہاں گئے؟

بہرام خان اچکزئی (وزیر ایریگیشن) جناب اسپیکر صاحب ان کی خواہش پوری
کریں کوڈیفیر کریں کیونکہ ان کا ٹائم بھی پاس نہیں ہوتا ہے (شور)

جناب اسپیکر: وزیر صاحب اگر کہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر کیوں جب جواب
ہے۔

عبدالکریم نوشیروانی: جناب گورنمنٹ نے بارہ کروڑ کا جاپان سے پر چیز کر کے لایا ہے

ان محکموں کے لئے اس میں پبلک ہیلتھ بھی آتا ہے ایریگیشن بھی آتا ہے اس میں بارہ کروڑ لائے
ہیں۔

پرنس موسی جان صوبائی (وزیر) پوینٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر صاحب اپ

کے توسط سے کہ اب وہ بارہ کروڑ کا لسٹ مانگے ہیں سر

I think that is a lack of edu-

cation سمجھ ہی نہیں رہے ہیں۔

جناب اسپیکر : It is hold of the house Tou see by the leader :

of house and I suppose to یونکہ وہ اس مد میں تھے اس مد کیلئے نہیں ہے
میر عبدالکریم نوشیر وانی : جناب اسپیکر گورنمنٹ آف بلوچستان نے بارہ کروڑ
روپے اس مین پر چیز کیا تھا گسی کے دور میں اس میں پبلک ہیلتھ کے لئے اور ایریجیشن کے لئے
بھی تھے صرف ایک ڈیپارٹمنٹ کے لئے پر چیز نہیں ہو تھا آپ اس کو کیوں ادھر ادھر کرتے ہو
آپ اس ک اجواب دو ادھر ۳۱ لاکھ روپے کرچ ہوئے ہیں جب کہ آپ کے پاس already
آپ کے پاس سٹیئر پارٹس بڑے ہیں۔

بہرام خان اچکزئی وزیر ایریجیشن : ہمارے پاس ایک جاپانی ریگ ہے اس کے
سٹیئر پارٹس ہم لوگوں کے پاس جب کہ اس کی قیمت دو کروڑ روپے ہیں اور اس کے لئے بارہ کروڑ
روپے کا سامان کیسے منگوایا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی۔ جناب میر ایہ جواب نہیں ہے میں آپ سے یہ نہیں پوچھتا
ہوں کہ آپ نے جاپان سے بارہ کروڑ کا پر چیز کیا میرا سوال یہ ہے آپ نے ۳۱ لاکھ ۶۶ ہزار
روپے یہاں مرمت پر خرچہ کیا پانچ سال کے دوران میں جب کہ آپ کے پاس بارہ کروڑ کا پرزہ
جات پرے ہوئے ہیں۔

بہرام خان اچکزئی وزیر ایریجیشن : میرے پاس ایریجیشن میں سٹیئر پارٹس نہیں
ہے۔ عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر صاحب یہ جو صفحہ نمبر ۵ پر دیا ہے یہی کہ فریج
رگ ماڈل ۱۹۹۵ء مئی ۱۹۹۶ء کراچی سے کوئٹہ نقل و حمل کے دوران بری طرح ٹوٹ پھوٹ
گئی تھیں اس کا پھر انتظام آپ نے ہاتھ میں لیا ہے یا نہیں اعمور اس کا تو ان لیا ہے آپ نے اس
بارے میں کیا کارروائی کی ہے؟

حاجی بہرام خان اچکزئی وزیر ایریجیشن : جی ۱۹۹۶ء میں کراچی سے کوئٹہ نقل
و حمل کے دوران بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی تھیں یہ اس طرح ہوا ہے کہ ہم لوگوں نے نوٹس دیا
ہوا ہے دو کروڑ تیس لاکھ روپے کا کہ ہمیں یہ دو کروڑ تیس لاکھ روپے رگ مشین کی ادا کرے اگر

یہ ۱۵ جون کے نوٹس ہم لوگوں کو کافی دن پہلے ایٹو کیا تھا ابھی اگر غ اس نے اس پر عمل نہیں کیا پھر ہم لوگ کورٹ جائینگے اس کے خلاف
 جناب اسپیکر: نہیں آپ یہ بتائیں کہ جب نئی رگ کراچی سے کوئٹہ آرہی تھی کیسی ٹوٹ پھوٹ گئی

بہر ام خان اچکزئی صوبائی وزیر: جناب ایکڈمیٹ ہوا تھا۔
 عبدالکریم نوشیروانی: جناب رگ کا ایکسڈینٹ ہوا تھا رگ تو گاڑی کے اندر فٹ ہوتا ہے گاڑی کا ایکسڈینٹ ہوا تھا یا رگ کا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر صاحب نمبر ۶ پر یہ چار رگیں مکینکل ورکشاپ سریاب روڈ کوئٹہ میں ہیں جبکہ ایک چونکہ چونگی احاطہ میں ہے یہ جو کہا ہے اب اس کی پوزیشن کیا ہے لن کیا صورت ہال ہے کہ کہاں ہے وہ؟

بہر ام خان اچکزئی صوبائی وزیر: چونگی والے سے ابھی ایک دن پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اور رگ ہم لوگوں کے پاس ہے۔

۲۸۸X میر عبدالکریم نوشیروانی
 کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران وفاقی حکومت نے آبپاشی و برقیات کی مد میں صوبائی حکومت کو کھتر فنڈز مہیا کی ہے اور اس فنڈز سے اب تک کونسے کام کرائے گئے ہیں۔

حاجی بہر ام خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) (جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

جواب ضخیم ہے لہذا سبلی لا بیری میں ملاحظہ فرمائیں۔
 جناب اسپیکر: اگلا سوال میر عبدالرحیم مندوخیل صاحب کا ہے۔

۳۴۱X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل
 کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۳، ۹۴، ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۶ء کے دوران محکمہ آبپاشی و برقیات کے تمام منظور شدہ یعنی (enlisted) ٹھیکیداران کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) مالی سال ۹۳، ۹۴، ۱۹۹۳ء تا ۱۵ ستمبر ۹۷ء کے دوران محکمہ ہزا کے کن کن ٹھیکیداروں کو کن کن اسیمتات پر و جینکس وغیرہ کے ٹھیکے دئے گئے تھے ان اسیمتات کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اب تک اسیمتات پر کل سمندر رقم خرچ کی گئی ہے اور مزکورہ اسیمتات پر و جینکس کے کن مراحل میں ہیں ضلع تفصیل کیا ہے۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) (جواب پڑھا ہوا
تصور کیا گیا)

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا بھری میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۵۸X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۸، ۹۹ء تا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ آبپاشی و برقیات اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری نئے جاوہر مرمت و دیگر اسکیموں پر اجیکٹ کی ضلع وات تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم پر اجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم پر اجیکٹ وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم پر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ ٹھیکیدار (گر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پر اجیکٹ وغیرہ کا سمندر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) (جواب پڑھا ہوا تصور کیا
گیا)

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا بھری میں ملاحظہ فرمائی۔

جناب اسپیکر جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ ضمنی سوال ہے کوئی؟
 عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ایک تو یہ ہے کہ اس میں اکچر جو جاری اسکیمیں
 ہیں جیانی اسکیمیں اس کے برے میں وہاں جواب یہ دیا ہے کہ وہ صوبائی حکومت نے اس سے فنڈ
 بند کیا ہے اور ان کی بند کیا ہے کیا جو ہات نہیں ہے کیم جولائی سے دسمبر تک ہمارا سوال تھا اور اب
 تک یعنی ابھی تک آپ نے کوئی کام نہیں کیا ہے اور جواب یہ دیا ہے کہ حکومت نے بند کیا ہے یہ
 کام جو بھی ہے بند کئے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

بہرام خان اچکزئی وزیر آبپاشی و برقیات: یہ تو پہلے گورنمنٹ کے پاس فنڈ
 نہیں تھے کیونکہ پی اینڈ ڈی ڈی پارٹنٹ کو ہم لوگوں کے بار بار لکھا ہوا تھا اور اس کے لئے کاپینڈ نے
 کمیٹی بنائی تھی کہ سارے بلوچستان کی ایریگیٹیشن اسکیمات تھیں کہ ان کی رپورٹ دیدیں یا اگر کسی
 اسکیم پر کام جارہی ہے تو اس کو ہم لوگ جاری کرینگے اور اس کے لئے فنڈز ریلیز ہو گئے سب جتنے
 جاری اسکیمیں ہے اور انشاء اللہ ۳۰ جون تک مکمل کر لینگے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسی میں جناب والا چند اسکیمیں ایسی ہیں کہ ان پر بالکل
 کام بند تھا ضلع پشین کا تمام کام بند ہوا تھا اس کے مقابلے میں اور ایسے علاقے تھے جس میں باقاعدہ
 ان کو پیسے ریلیز ہوئیے کیوں پشین کے جو بھی پراجیکٹس تھے ایریگیٹن کے وہ سب واضح طور پر بند
 کیا گیا میں آپ کو نام لیکر بتاؤنگا پشین کے تمام پراجیکٹ جو ایریگیٹن کے تھے قطعی حکم کے تحت
 بند کئے گئے جبکہ باقی ایسے علاقے ہیں جن میں مثلاً اسمبلی زئی ڈیلے ایکشن ڈیم ۷۱ لاکھ کانڈیل
 ڈیلے ایکشن ڈیم ۹ لاکھ شمعوئی ڈیلے ایکشن ڈیم ۲۵ لاکھ زیارت ڈیلے ایکشن ڈیم ۱۳ لاکھ مندو لکڑ
 ڈیلے ایکشن ڈیم ۲۸ لاکھ مرغہ زکریائی ڈیلے ایکشن ڈیم ۲۶ لاکھ لاڈلے ایکشن ڈیم ۲۶ لاکھ
 یہ جو ہے یہ بند ہے اس کے مقابلے میں ایسے ڈیم ہے کہ انہوں اس کے باقاعدہ پیسہ بھی دیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کے مقابلے میں ایسے ڈیم ہیں جو انہوں نے باقاعدہ
 اس کے لئے پیسہ بھی دیا اور ہر چیز بھی دیا۔ یہ وجوہات آپ بتا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی جناب وزیر صاحب

بہرام خان اچکزئی وزیر ایریگیشن: میں نے پہلے اسپیکر صاحب آپ کے توسط سے عرض کیا کہ جس اسمبلیات پر کام شروع ہوا تھا ایس پر سنٹ یا پچیس پر سنت اس اسمبلیات کو ہم لوگوں نے جاری کیا تھا بعض اسمبلیات جو شروع تھے تو یہ ایم پی ایز حضرت کی تھی یہ تجاویز ایم پی ایز نے دئے تھے جو ایک ایک کروڑ ہر ایم پی اے کو دئے تھے۔

جناب اسپیکر: ترجیحات کی بنیاد پر آپ نے دئے تھے؟
 بہرام خان اچکزئی (وزیر ایریگیشن) ہاں ترجیحات پر پھر ایم پی اے تبدیل کر دئے ان حضرات سے ہم لوگوں نے تجاویز طلب کیں ایم پی اے حضرات نے ان پر توجہ نہیں دی کیونکہ ان کی تجاویز نہیں اس پر ہم لوگوں نے کام شروع نہیں کیا تھا اس لئے ان کو فنڈ نہیں دیا۔

جناب اسپیکر: جس اسمبلیات پر ترجیحات قائم کی تھی اس پر انہوں نے کام کیا مرثانی جی۔
 عبدالرحیم مندوخیل: تو جناب والا یہ کیسے ان کے ترجیحات قائم کی تھی اس پر انہوں نے کام کیا مرثانی جی۔

جناب اسپیکر: اس اسکیم کو دیکھ کر انہوں نے ترجیحات دوری طرف پیسہ چاہئے خصوصی طور پر کوئی انتظامی کارروائی کا ثبوت یہ ہے۔

بہرام خان اچکزئی (وزیر ایریگیشن) سر اس میں تو یہ اگر اتنی انتظامی کارروائی نہیں ہے کیونکہ پہلے ایم پی اے جو تھا ہمارے جے یو آئی کا ساتھ تھا اگر انتظامی کارروائی تو کس کے ساتھ

تجاویز تو ہمارے جے یو آئی کی آدمی کا تھا ابھی تو ان کا اپنا آدمی ہے سردار مصطفیٰ خان

عبدالرحیم مندوخیل: آپ پورے ضلع سے کر رہے ہیں۔ (شور)

عبدالرحیم مندوخیل: جو فنڈ ۱۹۹۸ء میں ملا تھا آپ نے اس کو منع کر دیا۔

بہرام خان اچکزئی (وزیر ایریگیشن) ہم نے کسی کو منع نہیں کیا آپ کوئی نشاندہی کریں کہ فلاں اسکیم ایم پی اے کا ہم نے ختم کیا ہے

عبدالرحیم مندوخیل: یہی کہہ رہا ہوں میں نے نام لئے۔

بہرام خان اچکزئی (وزیر ایریشن) یہ ہمارے حلقے میں اپنے جو حمید خان اسبھتات تھی ڈیلے ایکشن ڈیم اور یہ شیڈولڈ کاریز حرے کاریز اور زمہل سب اسبھتات تھیں سب کے لئے پلے بیس پرسنٹ ریلیزز اور زمہل سب اسبھتات تھیں سب کے لئے پلے بیس پرسنٹ ریل ہوئی تھی اس کو مکمل کریگے انتقامی کاروائی آپ کے اپنی اسکیم پر نہیں کرواتے ہیں جا کر یہ خود چیک کروائیں کہ اگر کسی کو ہم بن کیا تھا واقع پھر ہم نے انتقامی کاروائی کی ہے یہ جو اسبھتات تھیں یہ عوام کے خواہسات پر نہیں تھے یہہیا اسکیم منظور ہو اتھا عوام کے خواہسات کو تو ہم دیکھتے ہیں ہر طرف وہ بولتے ہیں اس میں فنڈ ہے نہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یعنی بکو جٹ میں منظور ہے 97.98 یہ عوام کی خواہشات کے خلاف ہے یہ جو پراجیکٹس وہاں منظر ہو جٹ میں ان سلیکھو منظور ہے فلاں اس سے حثیت منسٹری کی اس کو رکاوٹ ڈال رہے ہیں مند کر رہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: جو میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے جو دے دیا ہے بیس پرسنٹ 80 پرسنٹ باقی ہے یہ تو صحیح اسبھتات اپنی جگہ پر ہے کی 9 ونگہ جس کو بیس پرسنٹ نہیں دیا تھا اس کو سامنے رکھتے ہوئے اس بیس پرسنٹ کے حوالے سے ہم نے ترجیحات قائم کی باقی کا بھی ابھی شروع کر دیا ہے۔

(شور)

بہرام خان اچکزئی (وزیر ایریشن)

یہ تو پہلے میں نے عرض کیا تھا کا پینڈ نے کمیٹی بنائی تھی جا کر کے تسلی کر کے اس پہ کوئی کام شروع نہیں ہوا تو اس کمیٹی نے بند کروا دیا تھا

جناب اسپیکر صحیح ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں نے آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلائی

ہے اور منسٹر صاحب کا جواب بالکل اطمینان بخش نہیں ہے صوبے میں پروائیٹل اسمبلی نے گورنمنٹ نے یہی منظور کئے۔

مولانا عبدالواسع: point of order: جناب اسپیکر میں رحیم مندوخیل صاحب سے

یہ گزارش کرونگا کہ اگر ایک کوئی ایسی اسکیم تو وہ بنا سکتے ہیں کہ وہ 20 پر سنٹ پیسے ان کے ضرورت کے لئے وہ فنڈ میں بند کر دیا ویسے اگر کام شروع نہیں ہوا ہے تو یہ حکومت کا فیصلہ ہے اور جس اسکیم پہ کام شروع نہیں ہوا ہے تو حکومت اسی ایم۔ پی۔ اے کے ترجیحات پر جو وہ رائے دیتا ہے اس کے نشاندہی پہ ہم کام شروع کریں گے تو اگر بیس پر سنٹ یا تیس پر سنٹ جس اسکیم کا پیسہ رلیز ہو چکا ہے اور اگر حکومت نے بند کیا ہے تو اس کی نشاندہی کریں۔ ہم کام کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: بات سمجھی ہوگی یعنی پیسہ ہی ہوگا ایسے اسکیموں کا

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا ترقیاتی الفاظ یہ ہے ترقیاتی اسکیموں پر حکومت کی طرف سے پابندی ہو یہ تیس فیصد کا مسئلہ ہی نہیں یہ جو بعد میں آپ چھ مہینے بعد یہ الفاظ ہیں آپ کے اپنے ریکارڈ میں آپ نے جناب والا صفحہ نمبر ۲ پیشین قلعہ عبداللہ اس صفحہ پہ آپ دیکھیں کہ جو بھی اسکیم دیئے ہے اس میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ ترقیاتی اسکیموں پر حکومت کی طرف سے کام جاری رکھنے پر پابندی ہے اور اسی دوران یعنی ترقیاتی اسکیم دوسرے ضلعوں میں ہو رہے ہیں اور ان کے لئے پیسہ مختص کر دیا ہے اور جناب والا یہ اسمبلی ہے یہاں سے بحث منظور ہو اور آپ کا کورڈکتے ہیں آپ اسکے جو لہدہ ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی: وزیر اسپیکر صاحب ایسے گورنمنٹ کے اریڈروپوں کے اسکیمات بناتے ہیں جب فنڈ نہیں ہوتے ہیں تو کس چیز سے بنائے

جناب اسپیکر: نہیں محرک کہہ رہے ہیں جو آپ کا جواب ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ انہی کاموں پر بندش ہے

حاجی بہرام خان اچکزئی: نہیں وہ کاموں پر بندش ہے جن کے لئے میں نے پہلے آپ کو کہا تھا کہ بیس پر سنٹ فنڈ پہلے ریلیز ہو ۱۳ ہے 80 پر سنٹ ہم لوگوں نے رلیز کیا ہے قلعہ عبداللہ خان کا کام 30 جون تک مکمل ہو گا جس اسکیم پر سرے سے کام نہیں ہوا تو فنڈ اس کے لئے کہاں سے لائے گا پینہ نے کہا اسکو من کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو آپ کو بحث میں یہ کہنا تھا کہ اس پر کام سرے سے

نہیں ہوا ہے لہذا اس سال کے لئے اسکیم منظور ہی نہ کرے۔ (شور)

مولانا امیر زمان : جناب اسپیکر صاحب اگر اجازت ہو تو اس کی اجازت کروں
جناب اسپیکر : جی مولانا امیر زمان

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : جناب اسپیکر گزارش یہ ہے شاید کان صاحب کے سامنے جو کچھ پڑے ہیں وہ کچھ پہلے کا ہو گا کیونکہ اس طرح کے اسکیمات ہیں کہ M.P.AS کے توسط سے گزشتہ گورنمنٹ نے تجویز کی تھی اور ایم پی اے فنڈ باقاعدہ مختص تھا تو بورڈ نے فیصلہ کر لیا کچھ کے تمام بلوچستان میں جتنی بھی اسکیمات ہے اس کو باقاعدہ طور پر چیک کریں اس میں اگر انفرادی نویت کا ایک نمہ ہو عوامی مفاد کی اسکیم ہو جو فنڈ سے ریلیز ہو گیا ہو اس پر کام جاری رکھے تو اس کے ہم پیسے جاری کر دیں گے اور اس پر کام جاری رکھیں گے جہاں تک وہ رپورٹ آیا کا پینے میں اور کہا کہ باقاعدہ طور پر آرڈر بھی لیا اور وہ : ایسے بھی ہو گئے ایریکیشن کے معنی پر اب اس اسکیم اپنے کا جاری ہے ختم صاحب کے خدمت میں میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ابھی اسکو چیک کریں تو میری معلومات کے مطابق اس میں شاید دو یا تین اسکیمات ہیں جو انفرادی نویت ہے باقی اسکیمات ہیں وہ سارے اجتماعی نویت کے اسکیمات ہیں خصوصی طور پر کسی ضلع کے ساتھ امتیازی سلوک جیسے خان صاحب کہتے ہیں تو گورنمنٹ اس پر نہیں ہو گا واقعی وہ اسکیم منظور ہے اس کے لئے جیسے ساتھیوں نے کہا پیسے ریلیز ہو چکے ہیں اور اس پر کام شروع ہے جس کا میں vizit کیا ہے اگر ہوا بھی ہے تو ہم اس کے ذمہ دار ہے اور کسی ضلع کے ساتھ زی ۸ اوتی نہیں کروں گا۔

جناب اسپیکر : شکریہ جی

مولانا عبدالوسع point of order جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب نے جو جواب دیا میرے خیال میں M.P.AS کے ترو اس سے پہلے یہ اسکیمات شروع نہیں ہوا ہے بلکہ حکومتی ارکان کے ترو شروع ہوا تھا اس وقت ہمارے ساتھی جو ہم اپوزیشن میں تھے انکو ایک ایک کروڑ پر نہیں ملا اور حکومتی ارکان کے توسط سے یہ امتیازی کام شروع ہوا تھا لیکن جب موجودہ

حکومت آئی اور اسی امتیاز کو جاری نہیں رکھا بلکہ جس استیجیات پہ کام شروع ہوا وہ ہم نے جاری رکھا اور جن پر کام شروع نہیں ہوا وہ ہم نے روک لیا تو امتیازی سلوک اس وقت ہوا ہے اس حکومت میں نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے
عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ تو مولانا صاحب ایسے ہی بات کو لادھر لادھر کر دیتے ہے بات سیدھی سی ہے جناب والا یہ جٹ کے منظور پراجیکٹس ہے یہ M.P.AS کے پراجیکٹس نہیں ہے جن کا نام میں نے لیا۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: جناب یہ ایسے شف شف کرتے ہیں اگر گورنمنٹ چاہے ان کو ongoing چلائے کیونکہ سابقہ گورنمنٹ نے کیا ہے تو covering کرتا ہے یہ تو اس گورنمنٹ کا اپنا ہی کام ہے میں چاہتا ہوں اس کو ongoing چلائے اور سپورٹ کی سر

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسی گورنمنٹ نے یہ منظور کئے یہ جٹ میں اور پھر بات یہ ہے اس میں ایم پی اے فنڈ کے مسئلہ نہیں ہے اور یہ دوسرا مسئلہ بھی نہیں ہے کہ یہ اجتماعی یا انفرادی نویت کا ہوا اکثریت اجتماعی نویت کی ہے۔

اگر امتیازی بھی ہے تو صوبائی گورنمنٹ نے خود اس کو منظور کیا ہے اس لئے جناب والا چھ مہینے وہ گزر گئے اب جو ہے پھر سے دو مہینے اور یہ تمام پراجیکٹس اور تمام اسکیم جو ہے ہم یہ کہیں گے بلکہ وہ تحریک استفاق اسمبلی کی بنتی ہے کہ اسمبلی میں آپکو کہ دیا کہ یہ رقم لئے اور یہ کام کریں اور اپنے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا سخت الفاظ میں نہیں کرونگا آپکے لئے آپ نے بالکل اس کو کر اب کیا وہ رقم من کی اور کام بند ہے ایک تو یہ مسئلہ ہے اس لئے میں امیر زمان صاحب کی بات کو کہ آپ مہربانی کریں یہ جو کام اس طرح ہوا ہے یہ ہوئی ہے اس کاموں کو دوسرے اضلاع میں بھی فوری طور پر شروع کروادے اسی میں میرا ضمنی سوال ہے جناب اسپیکر نہیں جناب والا آپ ختم نہ کریں اگر کریں اگر وہ جواب دے رہے ہیں تو بالکل دیں۔

میر عبدالکریم خان نوشیر وانی: جناب یہ بھی خطرہ ہے دو مہینے رہ گئے ہیں جناب فنڈ lapse ہو گئے اس لئے وہ مال منول کر رہے ہیں اور اس کو ڈیفرف کر رہے ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل جی خان صاحب

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ولایہ بل M.PAs فنڈ لور الائی کے آپ ذرا ریکارڈ میں دیکھیں اس ڈیم کے لئے ڈیلے ایکشن ڈیم کے لئے منظور ہوا اور پیسہ دے دیا گیا کیا وجوہات تھی کہ گورنمنٹ نے باقاعدہ وہ کام بند کر دیا اب اس کے پیسے الاٹ ہو گئے یعنی allo-cation ہو گئی کیوں وہ کام بند کیا واضح الفاظ میں گورنمنٹ نے اس کام کو بند کر دیا۔

یہ واضح ہے کہ حکومت کے حکم پر یہ فنڈ بند کئے گئے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب لور الائی میرے حلقے میں ہے اس کی وضاحت میں کر دوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ گزشتہ حکومت نے کوہاٹ ڈیم پر کام شروع کیا تھا تو جب ہم منتخب ہو کر ہم وہاں سے آئے تو کو ڈیم کام میں نے بذات کو مدعاینہ کیا وہاں پر محکمے کی معلومات کے مطابق چودہ لاکھ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ تو پھر ہم نے باقاعدہ اسے سی ایس کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنایا جو وہاں جا کر انکو آڑی کرے تو جب وہ رپورٹ آئی تو اس میں لکھا ہے کہ یہاں پر کام ہوا ہے تین لاکھ بیسٹھ ہزار کا یہ کام ہو چکا ہے جو ٹھیکہ کو پے منٹ ہوا ہے پیسے دئے گئے ہیں ۵۳ چودہ لاکھ ہیں وہاں یہ دکھایا گیا ہے کہ کام چودہ لاکھ کا ہوا ہے اور درحقیقت جب انکو آڑی کمیٹی نے رپورٹ دے دی اس میں کام ہوا تین لاکھ بیسٹھ ہزار کا یا باسٹھ ہزار کا۔ تو اس کے بعد ہم نے کہا ہم اس کام کو دوبارہ ٹینڈر کر دیں گے۔ اور شاید جو موجودہ ٹھیکہ دار ہے یہ کام صحیح نہیں کر سکتا کوئی دوسرے ٹھیکہ دار سے کروادیں گے تو وہ فوج گزشتہ ٹھیکہ دار تھا اس نے کہا میں کورٹ جاؤں گا اور اس کام کو بند کر دوں گا اور نئے آرڈر لے لوں گا اس طرح کر لوں گا۔ پھر ہم نے دوبارہ ایک کمیٹی بنائی اسے جا کر انکو آڑی کی۔ تو پھر اس ٹھیکہ دار نے کہا میں بھکام نہیں کر سکتا ہوں لہذا یہ کام میں دوسرے ٹھیکہ دار کو دے دوں گا۔ پھر دوسرے ٹھیکہ دار پر بارہ لاکھ روپے پر اس کو پچ دیا جب اس ڈیم پر اس طرح کے حالات آگئے تو اسپید پر ہم نے پہلی دفعہ اس کے پیسے بند کئے تھے

جب انکو آئری رپورٹ کینٹ کے سامنے آگئی ساری صورت حال سامنے آگئی اور باقاعدہ گیس سی ایم کے سامنے پیش ہوا تو ہم نے اس کے پیسے ریز کئے اب اس پر کام شروع ہے اور اس پر تمیں فی صد یا بیس فی صد یا چالیس فی صد کا کام ہو چکا ہے میں خود گیا ہوں میں نے خود دیکھا ہے جیسے خان صاحب کہتے ہیں کہ اس پر کام بند ہے کام وہاں بند نہیں ہے پچاس لاکھ روپے اس کے لئے ریز ہو گئے ہیں سی ایم نے محکمے کو لکھا ہے کہ جون تک ہم کچھ تمیں یا پچیس لاکھ اور خرچ کر سکتے ہیں وہ بھی دے دیں۔ تو کوشش کریں گے کام ہو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جو بھی وزیر صاحب نے ستوری بتادی وہ اپنی جگہ لیکن بات یہ ہے کہ پیسہ منظور ہوا تھا اگر کام میں خامی تھی کام آپ نے جاری رکھنا تھا اپنے کام بند کیا ہے آپ کے اپنے جواب میں ہے کہ لورالائی کے تمام ایم پی اے کے نو اسکیمیں نو کے نو اسکیم آپ نے بند کر دیں اصل میں آپ ایک کام کیلئے جب پیسہ الوکیٹ ہوا ہے مگر اس کام میں غلطی ہے یا دوسری بات ہے اس کو ٹھیک کرائیں اور کام کرائیں۔ اور اکام چلائیں آپ کے کام کیا۔ ڈیم جو ہے لورالائی کے عوام کے لئے پبلک کے لئے اہم ڈیم ہے۔

مولانا امیر زمان۔ (سینئر منسٹر): یہ جب ہم نے یہ جب ہم نے ٹھیک کر دیا ہے تو جاری ہو گیا اب تینس فی صد کام ہو چکا ہے پچاس لاکھ روپے اس پر خرچ ہو گئے ہیں اب باقی پیسے جتنا محکمہ خرچ کر سکتا ہے اتنا پیسے ہم دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اگر یہ کام نہ ہوا تو پیسہ واپس کر دیں گے۔
مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر): نہیں جو ب کے بعد دوبارہ شروع کر دیں گے یہ جاریہ اسکیم ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب آپ اس بات کو نوٹ کریں کہ صوبائی حکومت کا جو بھی پبلک جٹ کی رقم ہے لور جو پبلک کی ضروریات ہیں اس کا اپنا ایک وہ ہے کہ وہ تیل کے کام کو ناکام کرتے ہیں جو بھی کام اس گورنمنٹ کو عوام کی طرف سے حوالہ کیا گیا ہے عوام کی طرف سے اس لٹی کی طرف سے وہ اس کام میں مداخلت کر کے وہ اس کام کو ناکام کرتے ہیں یہ

ہے حکومت کی پالیسی یہ ہے اس کا عمل۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر): جناب میں اس کی مزید وضاحت کر دوں کہ ہم نے اس ڈیم میں چار لاکھ روپے دئے ہیں اپنے فنڈ سے ایم پی اے صاحب نے ایریجیشن کو چار لاکھ روپے دئے ہیں اور اس خط میں لکھا ہے کہ چار لاکھ میں دے دوں گا اور اٹھارہ لاکھ تک دے گا اور یہ اسکیم جارہی اسکیم کی آئندہ تک جتنا بھی چل سکتا ہے چلے گا۔ ہم نے جائے چار لاکھ کے پچاس لاکھ دئے اب اس حکومت کی جرم یہ ہے کہ چار لاکھ کی جائے پچاس لاکھ دے دیا۔ اور وہ اسکیم ہے ایک کروڑ پچھتر لاکھ کی۔ اب ہم نے اس کو اسے ڈی پی میں ڈال دیا اور اس کے لئے چار لاکھ منظور کئے دو مہینے میں پچاس لاکھ بھی خرچ ہو اور اگے وہ جو محکمہ خرچ کر سکتا ہے۔ ہم دے دیں گے اب حکومت کا کیا جرم ہے اس میں حکومت کی کیا غلطی ہے۔ ہم نے اچھائی کیا ہے جائے چار لاکھ کے ایک کروڑ پچھتر لاکھ کے اس پر تو ہمیں داد دینی چاہئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب وزیر صاحب اس کو ذرا چیک کریں چار لاکھ کی بات نہیں ہے۔ تیس لاکھ ایم پی اے نے دئے اور گورنمنٹ نے کہا کہ ایک خاص پرنسٹ اگر آپ نہ دیں تو بالکل ٹینڈر نہیں ہو سکتے۔ ٹینڈر اس وقت ہوئے جب تیس لاکھ کی جائے انہوں نے ستر لاکھ دئے۔ پیسہ ڈیم کے لئے مل گیا لیکن اس کے باوجود کام نہیں ہوا آپ چیک کریں۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر): جناب یہ میں آئندہ اجلاس میں لاسکتا ہوں یہ میرے حلقے کا ہے اس میں جتنی میری دلچسپی ہے کسی کی نہی اس کے لئے گزشتہ حکومت نے مرکزی حکومت سے پچاس لاکھ ریلیز اور جب یہاں ایم پی اے صاحب کے چار لاکھ روپے آگئے تو مرکزی حکومت نے وہ پچاس لاکھ روپے بھی واپس کر دیئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تجویز کرتا ہوں کہ آپ چیک کریں۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر): ابھی میں آرہا ہوں چیک کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ نے چیک نہیں کیا آپ بھول رہے ہیں دوسری بات یہ میرا ضمنی سوال ہے یہ جب وہاں ڈیزل انجن جو ایم پی اے فنڈ سے فراہم ہوئے کہ پہلے سے

ایریگیٹیشن مجھے سب جن لوگوں کو ڈیزل انجن ملنے تھے ان کو اپرو کر دیا گیا۔ وراس اپروٹ کو آپ نے تم کیا اور اس کے بعد آپ نے اپنے منظور نظر لوگوں کو دیا گیا یہ صحیح ہے اس کے آپ لسٹ مجھے دے سکتے ہیں یہ جو ڈیزل انجن ٹھے ایم پی اے کے فنڈ سے اس کی لسٹ آپ یہاں ہمیں دے سکتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر): جناب میں اس کی بھی یہاں وضاحت کر دوں گا کہ یہ ایم پی اے فنڈ کے ڈیزل انجن نہیں ہے وہ ایک کروڑ جو ایریگیٹیشن کی مد میں حکومتی ارکان کو دیا گیا تھا وہ ایک کروڑ مین باقاعدہ ایریگیٹیشن کی مد میں متعلقہ ایم پی اے صاحب بے رکھے ہوئے ہیں کہ میرے حلقے کے لئے پختہ ڈیزل انجن رکھ دیں۔ چونکہ وہاں زمینداروں کی ضرورت ہے تو اس طرح ہوا تھا نہ پیسے رلیز ہوئے تھے نہ زمیندار کے نام پر الاٹ ہوئے تھے اس طرح ہوا تھا کہ ایریگیٹیشن کے چیف انجینئر کو ایم پی اے صاحب نے آرڈر دیا تھا کہ آپ جا کر یہ پختہ ڈیزل انجن خرید لیں اور مجھے حوالہ کر دیں کہ اس کے پیسے کے ذمہ داری میری ہے میں گورنمنٹ سے آپ کو دلوا دوں گا۔ یہ ڈیزل انجن متعلقہ ایم پی اے صاحب نے اٹھا کر اپنے گھر میں رکھے ہوئے تھے۔ صاف ستھرا بات اس طرح ہے پھر جب ایکشن شروع ہوا تو ایکشن نکلے شروع ہونے کے دوران جب ایکشن کی آخری رات تھی آخری رات اس انجن کو نکال کے باقاعدہ ان لوگوں پہ تقسیم کر رہے تھے کہا آپ مجھے ووٹ دے دیں میں آپ کو ڈیزل انجن دے دوں گا اس طرح کے معاملہ تھا تو ہم نے جا کے ڈی سی کورپورٹ کی جو ریئرنگ آفسر تھاج صاحب کے پاس کہ اب ایکشن کے دوران اور آخری رات ایسے حالات ہمارے حلقے میں پیدا کر رہے ہیں کہ اب ایکشن کے دوران اور آخری رات ایسے حالات ہمارے حلقے میں پیدا کر رہے ہیں لہذا اس کو آپ رکھو لیں تو انتظامیہ کے سربراہی میں اور ریئرنگ آفسر کے آرڈر پہ انتظامہ جا کر اس ڈیزل انجن پر چھاپہ مارا اور اس ڈیزل انجن کو اٹھا کر ایریگیٹیشن کے دفتر میں رکھ دیا اور وہاں پہ باقاعدہ ڈی سی نے سیل کر دیا سیل ہونے کے بعد جب ہماری حکومت بنی تو ایریگیٹیشن کے ایک X.E.N کا انکوائری کا گیا کہ جب آپ کو پیسے نہیں ملے تھے آپ نے ڈیزل انجن کس طرح خریدے تو انکوائری کے بعد یہ

معاملہ سامنے آگیا تو میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے request کی کہ چونکہ یہ ڈیزل انجن ہمارے حلقے میں پہنچے ہیں اب ان لوگوں کو حق بتانا ہے لہذا امریاتی کر کے اس کے پیسے دے دیں اور وہاں پہ ان لوگوں کو تقسیم کر دیں تو محکمے کے توسط سے تقسیم ہوئے نہ کہ ایم پی اے کے توسط سے لہذا محکمے کے توسط ہم نے یہ ڈیزل انجن وہاں پہ تقسیم کئے ہیں جس کو ملے ہیں نہ میرے منظور نظر ہیں نہ میں ان کو جانتا ہوں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا وزیر صاحب سے افسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے انٹرسٹ کے لئے بالکل وہ واقعات کو غلط رنگ میں پیش کر دیا یہ ڈیزل انجن باقاعدہ ٹینڈر ہو گئے باقاعدہ اپ کے ڈیپارٹمنٹ میں ایریجیشن ڈیپارٹمنٹ نے ٹینڈر کئے

جناب اسپیکر: جناب یہ ٹینڈر ہو کے آئے نہ جی؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں ٹینڈر کر لیا ہے یعنی کسی کی قبضے والی بات اس طرح نہیں ہے جس طرح کہ مولانا صاحب فرما رہا ہے یہ ٹینڈر ہو گئے ہے کہ گورنمنٹ کو دینے ہے اور کن کو دینے ہیں لسٹ اپریو ہو گئی کہ فلاں فلاں لوگوں کو دینا ہے وہ بھی ایریجیشن محکمے نے اپریو لسٹ ہے محکمے میں اور اس کے بعد درمیان میں جب گورنمنٹ ختم گئی نئے الیکشن ہوئے جب آپ کی گورنمنٹ؟ نئی انہوں نے اس لسٹ کو ختم کیا اور یہ جو بھی ڈیزل انجن تھے اپنے منظور نظر کو دے دیا اس لئے میں کہتا ہوں آپز اوہ لسٹ ہمیں دے دیں اور یہ جو ہے ہو سکتا ہے اس میں میں غلط ہوں لیکن کچھ ڈیزل انجن وزیر صاحبان کے اپنے ہو سکتے ہیں اپنے ضلعے میں بھی گئے ہو ذرا لسٹ ہمیں دے دیں میرا سوال یہ ہے میں ایک طرف وضاحت کر رہا تھا کہ یہ ٹینڈر ہو گئے اور یہ متعلقہ لوگوں کو یہ دینے چاہئے تھے انہوں نے قانون کے خلاف کام کر کے ان لوگوں کو نہیں دئے اور نئے وہ بنائے میرا ضمنی سوال آخری یہی ہے لسٹ ہمیں دے دیں کہ کن لوگوں کو ملتا ہے اور پر ان بھی لسٹ نکال کر ذرا دے دیں۔

مولانا عبدالواسع: جناب اسپیکر میرے خیال میں مولانا امیر زمان صاحب اس علاقے سے تعلق رکھتا ہے ہم تو اس علاقے کے نہیں ہے لیکن یہ جو فرما رہا ہے ان کے تائید میں جب ہم

سن رہے تھے وہاں سے نہ صرف ڈیزل انجن برآمد ہوئے کچھ کمبل اور کچھ بوریوں بھی وہاں سے انتظامیہ نے برآمد کر لی۔

جناب اسپیکر نہیں مولانا صاحب اس کو چھوڑیں وہ اس سے تعلق نہیں رکھتے ہیں
عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اسپیکر: مولانا صاحب تو آج کل باقاعدہ نقد پیسے تقسیم کر رہے ہیں یہ میں پوچھوں گا وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ نقد پیسے مولانا صاحب کہاں سے تقسیم کر رہے ہیں یہ تو ڈیزل انجن تھے اور باقاعدہ لوگوں کے نام۔

جناب اسپیکر: جی مولانا صاحب

مولانا امیر زمان: سینئر وزیر: مجھے اس لسٹ کا پتہ ہے نہ اس لسٹ کا پتہ ہے وہ لسٹ شاید اس ایم پی اے نے بنایا ہو گا میری عرض سے
عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں گورنمنٹ مہربانی کریں ایم پی اے کو چھوڑیں آپ کے محکمے میں سے لسٹ نکلائیں۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: خان صاحب آپ مجھے ذرا بات کرنے دیں اور نہ ہم نے کوئی لسٹ بنائی ہے مسئلہ اس طرح ہے جہاں تک ٹینڈر کی بات کرتے ہیں وہ تو میں نے آپ کو دیا کہ ایم پی اے کے توسط سے اس X.E.N پھارے نے وہاں ٹینڈر کئے تھے اور پیسے اس کے نہیں تھے اور ڈیزل انجن کا سارا اسٹوری میں نے آپ کے سامنے بیان کر دیا اب معزز رکن کو اس بارے میں مطمئن ہونا چاہئے اگر اس کو لسٹ کا ضرورت ہے تو متعلق منسٹر موجود ہے دے دیں گے

جناب اسپیکر: صحیح ہے جی next question عبدالرحیم خان مندوخیل
۲۰۱X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) محکمہ آبپاشی و برقیات اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گرڈز / ررگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی جائے استادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر / بلڈوزرز / ٹریکٹر / رگ اور دیگر مشینوں سے پبلک نجی شعبہ میں ماہانہ کسمتد رگھنے کام کیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے

(ج) جز (ب) میں مذکور مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایگز / کلو میٹر / فٹ / کعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات

جواب مختیم ہے لہذا اسمبلی لا بھری میں ملاحظہ میں کیا جاسکتا ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 401 سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے جناب کوئی ضمنی؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: ضمنی سوال اس میں یہ ہے جناب والا یہ جو جتنے بلڈوزرز اور گریڈر اور دوسرے مشینیں ہیں جو کل تعداد دی گئی ہے وہ 61 لیکن یہ جو کام پھر کیا ہے وہ کم ہے ایک تو خیر وہ خراب بھی ہو گئے لیکن اتنے کام جو کیا ہے وہ 47 ہے۔

جناب اسپیکر: 47 کیا خان صاحب

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی جو بھی مشین تھے گریڈر بلڈوزرز ٹریکٹر دوسرے جو یہ مشین محکمہ کے پاس ہے سوال یہ ہے کہ محکمہ کے پاس کتنے یہ مشین تھے اور ان مشینوں نے اس دوران میں 61 مہینے میں کتنا کام کیا تو اس میں جو تعداد ہے 61 تعداد ہے اور باقی جو ہے یہ جو 47 نے کام کیا ہے وہ بھی چھوٹا موٹا کسی نے زیادہ کسی نے کم یعنی یہ جو اتنے زیادہ تعداد والے دوسری مشینیں بے کار کھڑی ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان آپ کا سوال کیا بنا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں کہتا ہوں کہ کیا جو بات ہیں کہ 61 مشینوں نے 47 مشین کتنے تھے ہے جناب والا وہ کام کیوں نہیں کیا ہے۔

جناب اسپیکر: 47 نے کام کیا ہے باقی نے کام کیوں نہیں کیا ہے؟

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب باقی تو 10، 11 یا 12 ملتے ہیں باقی طرح تھی کہ next منسٹر صاحب نے کچھ 8، 10 جو تھی وہ منسٹر صاحب نے اپنے علاقے وہاں ذاتی استعمال کے لئے سٹنٹ shift کیا تھا وہ تو اشو نہیں ہوا تھا اس کو ابھی ہم نے وہاں سے Shift کر دیا ایک ابھی تک ان کے قبضے میں ہے 5.6 ہم نے shift کئے ہوئے ہیں دو تین مینے سے 6، 7 خراب کھڑے ہیں؟

جناب اسپیکر آپ نے فرمایا 13، 14 کوئی لے گیا؟

حاجی بہرام خان اچکزئی وزیر نہیں 13، 14 خراب تصور کیا گیا تھا 6، 7 تو اس کے اپنے استعمال میں تھی جو دو ہندی علاقے میں تھی اور 6، 7 جو ہے وہ ورکشاپ میں خراب کھڑے ہیں تو اس لئے کاسٹ جا رہا تھا

جناب اسپیکر: 5، 6 خراب تھی اور 5، 6 دو ہندی کے علاقے میں تھی جناب آگے جی میر عبدالکریم خان نوشیروانی: point of order جناب اسپیکر صاحب آیا منسٹر کو اختیارات ہے کہ وہ ذاتی اپنے میں بلڈوزر استعمال کریں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی: وہ تو رحیم خان مندوخیل صاحب سے پوچھ لینا کہ وہ کس وجہ سے استعمال کیا ہے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب ولا آپ نے لکھا ہے آپ نے تو وہاں جو لسٹ دیا ہے ہر ایک ضلعے کا جہاں بھی ہے کہ فلاں جگہ وہ کھڑا ہے جو خراب ہے خراب کا میں علیحدہ میں پوچھوں گا بعد آپ نے کیوں نہیں لکھا ہے؟

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: point of order جناب اسپیکر ہمارا سوال کا جواب درمیان میں غائب ہو گیا منسٹر کو اختیارات ہے کہ وہ گورنمنٹ کی مشینری کو استعمال کریں جناب اسپیکر: نوشیروانی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ بات سرے سے غلط ہے آپ کا ریکارڈ یہ بتا رہا ہے کہ یہ فلاں جگہ ہے یہ فلاں ہے فلاں جگہ کھڑا ہے۔

جناب اسپیکر : مندو خیل صاحب کہہ رہے ہیں کہ 13، 14 جو رگیں تھی وہ فلاں فلاں مقام پر خراب کھڑی ہیں یہ جواب میں نہیں دیا ہوا ہے آپ جواب دے دیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : دوبندی میں کھڑا ہے اس میں کیا غلطی ہے آپ کام

بتادیں

حاجی بہرام خان اچکزئی : وہ ابھی برف باری کی وجہ سے کھڑی تھی ہم نے shift نہیں کروایا کیونکہ وہاں پہ ڈوزر نہیں جاسکتی تھی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : کیوں نہیں جاسکتی تھی میں یہی آپ سے پوچھ رہا ہوں جناب اسپیکر جہاں بھی کوئی چیز ہے ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ نے کام لیا ہے یا نہیں آپ نے کام لیا ہے آپ کام نہیں لے سکتے آپہاں ریکارڈ پھلائے آپ صحیح نہیں اس بات میں آپ غلط بیانی کر رہے ہیں۔

گزشتہ سے پیوستہ

اب میں خراب کی طرف آتا ہوں اور لکھا ہے کہ اڑھائی سال سے وہ مشین خراب ہے چوبیس نمبر مثال اڑھائی سال سیانیں نمبر پر ۹۳ سے خراب ہیں نمبر پر ۹۷ سے گیا نمبر سے دس سال سے تیرہ نمبر پر سات سال سے۔ یعنی آپ کی یہ مختلف مشینیں خراب پڑی ہیں۔ ۲۸ نمبر پر دو سال سے یعنی آپ نے اس کا کیا علاج کیا ہے یہ جو خراب مشین ہے یا تو رپیر کریں ان سے کام لیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی : جناب اس کے ریپیر پر زیادہ خرچ آتا ہے ان کی قیمت سے زیادہ خرچ آتا ہے

عبدالرحیم خان مندو خیل : نیلام کریں

حاجی بہرام خان اچکزئی : نیلام اس لئے نہیں کرتے ہیں اس کے پرزہ پات ہیں ابھی اگر ہم نیلام کریں دو تین لاکھ پر نیلام ہوگا اس وجہ سے کہ پرزہ پات بہت منگتے ہیں ہم لوگ ریپیر کے لئے استعمال کرتے ہیں

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب پھر آپ اس کو dismantal کریں اور اپنا

پرزہ جات وہاں رکھیں دوسرے سامان کے لئے دوسری مشینری کے لئے ہیں آپ کے پاس سالوں سال سے مشین پڑے ہوئے ہیں بے کار پڑے ہوئے ہیں یہ میرے سوال ہیں تو نہیں تھا آپ اس کا خرچہ بھی لے رہے ہو گئے۔

جناب اسپیکر: آپ ان کی تسلی کروادیں

حاجی بہرام خان اچکزئی جو ری رپیر ہو سکے رپیر کرادیں گے۔

نہیں تو نیلام کروائینگے

میر عبدالکریم نوشیر وانی: پوائنٹ اف آرڈر جناب ضمنی سوال کیا متعلقہ وزیر صاحب کو یہ اختیارات ہیں کہ سرکاری مشینری کو ذاتی کاموں کے لئے استعمال کریں۔

جناب اسپیکر: یہ اس سوال سے تعلق ہی نہیں رکھتا ہے۔

حاجی بہرام خان اچکزئی: پچھلی حکومتوں میں یہ اختیارات وزیر صاحبان کے ساتھ

تھے موجودہ حکومت نہیں ہے اس دور میں نہیں ہے

میر عبدالکریم نوشیر وانی: میں بھی ہے ہم ثابت کریں گے۔

اسی میں بھٹی ۱۹ اس سے کم اور اب زیادہ استعمال ہو رہے ہیں اس سے بلکہ نہیں تھا اب زیادہ ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب انہوں نے لوگوں کو ٹریکٹر دئے ہیں

جناب اسپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے کہ اگر آکشن کرنا ہوا آگن کر دیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب اس کے دو طریقے ہیں یا تو آکشن کر دیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب اس کے دو طریقے ہیں یا تو آکشن کریں یا اتفاق

فونڈری کو دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ایک ضمنی سوال ہے کہ نمبر دس پر موبائیل

ورکشاپ کو یہ اس کا کام نہیں دکھایا گیا ہے جس کا کوئی کام نہیں ہے اسی طرح ار بھی مشین ہیں

اور ایسے ہی کھڑے ہیں۔

کوئی کام نہیں کیا ہے۔

جناب اسپیکر: چھ سال سے کوئی کام نہیں ہو رہا پوچھتے ہیں کیوں۔

حاجی بہر ام خان اچکزئی: کام اس لئے نہیں ہوا کہ کوئی ڈیمانڈ نہیں آیا۔

عبدالرحیم خان مندو حیل: جناب یہاں جو آگیا ہے فلاں اتا کام مانگتا ہے فلاں اتا

کام مانگتا ہے فلاں مشین میں اتنی کمی ہے۔ یہ اس کا کوئی ڈیمانڈ نہیں ہے وزیر صاحب ذرا بتادیں

کہا پنے موبائل مشین یہاں خرید ابھی ہے اور آپ کا مشین پھر اتنا بے کار پڑی ہے۔ جس کام کا

نہیں ہے تو انہوں نے کیوں رکھا ہے

حاجی بہر ام خان اچکزئی: یہ جو رگ Rigs کھڑے ہیں وہ دس پندرہ سال پرانے ہیں

اس کو استعمال ہی نہیں کر رہے ہیں جو بہت پرانے ہیں ان سے کام ہی نہیں ہو سکتا ہے۔

۲۳۱X، میر ظہور حسین کھوسہ:

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۲ سے تاحال حیردین سیم شاخ کے پانی کو بذریعہ ٹیوب ویلز

کھیر تھرکینال میں چھوڑا (Left) جاتا رہا ہے نیز سالانہ دورانیہ پر محیط چھلی بل بھی باقاعدگی سے

مکملہ واپڈا کو ادا کیا جاتا رہا ہے۔

ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مکملہ واپڈا کو اس مد میں ادا کردہ چھلی بلوں کی سال وار

تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات

الف) یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۲ سے ۱۹۹۳ء تک حیردین سیم شاخ کے پانی کو بذریعہ ٹیوب

ویلز کھیر تھرکینال میں چھوڑا جاتا رہا ہے سال ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۶ء تک حیردین سیم شاخوں کا

چارج واپڈا کے پاس تھا، اور واپڈا از خود چھلی کے بلوں کی ادائیگی کر رہا سال ۱۹۸۷ء میں حیردین

سیم شاخوں کا چارج مکملہ آبپاشی نے سنبھالا تو متزکرہ ٹیوب ویلز کا چارج بھی مکملہ آبپاشی کے

سپر ڈکریا گیا اور مکملہ آبپاشی و برقیات واپڈا کو ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۳ء تک چھلی کے مد میں باقاعدگی

سے بل ادا کرتا رہا ہے۔

ب) محکمہ آبپاشی و برقیات و ایڈاک و بجلی کے سالانہ و لمبا قاعدگی سے ادا کرتا رہا ہے جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	محکمہ و ایڈاکو ادا کی گئی رقم
۱۔	۱۹۸۷، ۸۸ء	۱۳،۰۰۰،۰۰۰/=
۲۔	۱۹۸۸، ۸۹ء	۱۰،۱۲،۹۵۷/=
۳۔	۱۹۸۹، ۹۰ء	۱۳،۰۵،۴۵۵/=
۴۔	۱۹۹۰، ۹۱ء	۲۲،۴۹،۲۰۲/=
۵۔	۱۹۹۱، ۹۲ء	۵۵،۲۷،۲۰۳/=
۶۔	۱۹۹۲، ۹۳ء	۲۸،۴۰،۰۰۰/=
۷۔	۱۹۹۳، ۹۴ء	۳۲،۷۹،۸۴۲/=
۸۔	۱۹۹۴، ۹۵ء	۱۳،۳۰،۶۸۰/=

پرنس موسیٰ جان (وزیر): point of order: جناب اسپیکر سر میں خان صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں کونڈ میں کونڈ سے ان کا کیا مطلب ہے کونڈ تو ایک کونڈ ہے جی؟

جناب اسپیکر: پرنس صاحب آپ تشریف رکھیں۔

پرنس موسیٰ جان (وزیر): نہیں جی انہوں نے کہا میں کونڈ

جناب اسپیکر وہ allow ہی نہیں کیا بھائی تشریف رکھیں سوال allow نہیں کیا

پرنس موسیٰ جان (وزیر): اچھا بہت مرہانی

جناب اسپیکر: مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

جناب اسپیکر: اگلا سوال

۲۳۲X، میر ظہور حسین کھوسہ

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دس سالوں کے دوران ایکسین (xen) کھیر تحریرینال نے سیم شاخ کے بشمول کھیر تھر کے تمام کینالوں پر بلڈور اور دیگر مشینری کے ذریعے مختلف کام کروایا ہے۔

ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ مشینری کے ذریعے کن کن سیم شاخوں بمعہ نام پر یہ کام کروایا گیا ہے اور ان کاموں پر آنے والی لاگت کی سالانہ وار تفصیل دی جائے۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات)

یہ درست ہے کہ گزشتہ دس سالوں کے دوران سیم شاخوں کے بشمول کھیر تھر کینال سسٹم پر بلڈور اور دیگر مشینری کے ذریعے مختلف شاخوں پر جہاں جہاں ضروری تھا کام کیا گیا سیم شاخوں پر کرائے گئے کاموں کی ۸ سالانہ وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مالی سال ۱۹۸۹، ۹۰

۱) حیردین مین کیریورڈین آرڈی ۵۰ تا ۷۵ سلٹ / جھاڑیوں کی صفائی بمعہ کمزور پستوں کی مضبوطی دیگر سالانہ مرمت بشمول سالانہ سیلاب / بارشوں سے نقصانات کی بحالی / ۱۲۰۰،۰۰۰ روپے

مالی سال ۱۹۹۱، ۹۲

۱) حیردین کیریورڈین آرڈی ۱۰ تا ۱۸ سلٹ / جھاڑیوں کی صفائی بمعہ کمزور پستوں کی مضبوطی و دیگر سالانہ دیکھ بال بشمول سیلاب / بارشوں سے نقصانات کی بحالی / ۲۰۰،۰۰۰ روپے

۲) حیردین مین ڈرین کے انسپکشن پاتھ کی اونچائی مضبوطی (مختلف جگہوں پر) = ۳،۰۰،۰۰۰ روپے

مالی سال ۱۹۹۲، ۹۳

حیردین کیریورڈین کی سلٹ / جھاڑیوں کی صفائی بمعہ کمزور پستوں کی مضبوطی و دیگر سالانہ مرمت / دیکھ بھال بشمول سیلاب /

بارشوں سے معمولی نقصانات کی بحالی آرڈی ۸۰ تا ۹۰ = ۵,۵۰,۰۰۰/ روپیہ

مالی سال ۱۹۹۳، ۹۴ء

حیر دین کیریر ڈرین آرڈی ۷۰ تا ۷۷ سلٹ / جھاڑیوں کی صفائی سمیت کمزور پشتوں کی مضبوطی و دیگر سالانہ مرمت / دیکھ بھال بشمول سیلاب - بارشوں سے معمولی نقصانات کی بحالی -

= ۵,۵۰,۰۰۰/ روپیہ

مالی سال ۱۹۹۴، ۹۵ء

حیر دین کیریر ڈرین آرڈی ۶۰ تا ۶۷ سلٹ / جھاڑیوں کی صفائی سمیت کمزور پشتوں کی مضبوطی و دیگر سالانہ مرمت / دیکھ بھال بشمول سیلاب / بارشوں سے معمولی نقصانات کی بحالی -

- ۵,۰۰,۰۰۰/ روپیہ

مالی سال ۱۹۹۵، ۹۶ء

(۱) حیر دین کیریر ڈرین آرڈی ۸۶ تا ۹۵ سلٹ / جھاڑیوں کی صفائی بشمول پشتوں کی مضبوطی و دیگر سالانہ مرمت / دیکھ بھال و سیلاب - بارشوں سے معمولی نقصانات کی بحالی -

= ۵,۰۰,۰۰۰/ روپیہ

(۲) ڈیزرٹ برانچ ڈرین کی صفائی آرڈی ۱۵۳۰ = ۲,۰۰,۰۰۰/ روپیہ

(۳) R-۲ سب ڈرین جی کھدائی / صفائی آرڈی ۱۳۳۰ = ۲,۰۰,۰۰۰/ روپیہ

مالی سال ۱۹۹۶، ۹۷ء

(۱) حیر دین کیریر ڈرین کے مختلف کمزور حصوں کی مضبوطی = ۳,۰۰,۰۰۰/ روپیہ

(۲) مراد علی ڈرین کی صفائی (سلٹ کلیئر انس) آرڈی ۲۷ تا ۳۰ = ۷۰,۰۰۰/ روپیہ

(۳) ڈیزرٹ برانچ آرڈی ۱۵ تا ۵۲ صفائی (سلٹ کلیئر انس) = ۷۰,۰۰۰/ روپیہ

(۴) حیر دین سب ڈرین ۱۳۳۰ صفائی (سلٹ کلیئر انس) = ۸۰,۰۰۰/ روپیہ

(۵) حیر دین مین ڈرین آرڈی ۳۵ تا ۵۵ کی سلٹ = ۳۰,۰۰۰/ روپیہ

جناب اسپیکر اگہ اسوال

۴۳۳X میر ظہور حسین کھوسہ

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

گزشتہ دس سالوں کے دوران حیردین سیم شاخ پر بذریعہ ٹھیکداران کوئی مرمتی کام ہوا ہے

اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کام پر خرچ کی گئی رقم کی سالانہ وار تفصیل جائے

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات)

گذشتہ دس سالوں کے دوران حیردین سیم شاخ پر بذریعہ ٹھیکداران کام کی نوعیت اور سالانہ خرچ

کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دورانہ مالی سال	نوعیت کام	خرچ شدہ رقم
-----------------	-----------	-------------

۱۹۸۷-۸۸ء	حالی حیردین مین ڈرین آرڈی ۶۰۳۶	۲,۸۰,۵۳۲
----------	--------------------------------	----------

۱۹۸۷-۸۸ء	تعمیر ارتھ ورک اور سٹرینچ وغیرہ حیردین سب ڈرین	
----------	--	--

	R-۱ آرڈی سب ۱۲۶۹	۹۳,۵۲۹
--	------------------	--------

۱۹۸۸-۸۹ء	حیردین پمپ اسٹیشن پر نصب شدہ الیکٹرک	
----------	--------------------------------------	--

	موزر کی مرمت	۱,۷۳,۹۶۵/=
--	--------------	------------

۱۹۸۹-۹۰	حیردین ڈرین کے سروس روڈ (Inspection path)	
---------	---	--

	کے آرڈی ۷۳۲۳۱۲ کی حالی	۸۴,۸۲۱/=
--	------------------------	----------

۱۹۹۰-۹۱ء	حیردین ڈرین کے آرڈی ۳۵ پر	
----------	---------------------------	--

	V.R.B کی حالی	۸۴,۸۲۱/=
--	---------------	----------

۱۹۹۱-۹۲ء	حالی سیلاب نقصانات ۷- اسب ڈرین	
----------	--------------------------------	--

	ارڈی ۱۶۳۵	۱۹۱,۲۸۵/=
--	-----------	-----------

۱۹۹۱-۹۲ء	حالی سیلاب نقصانات حیردین مین ڈرین	
----------	------------------------------------	--

	آرڈی ۶۰۳۵	۹,۳۰,۶۰۶۱۵/=
--	-----------	--------------

۱۹۹۱-۹۲ء	حالی سیلاب نقصانات حیردین سب ڈرین	
----------	-----------------------------------	--

۲،۰۸،۲۳۶/=

آرڈی ۵-۱۳

حالی سیلابہ نقصانات حیردین سب ڈرین

۱۹۹۱،۹۲ء

۲/۷۵،۸۳۰/=

آرڈی ۲۵-۱۳

۲،۰۸،۲۳۶/=

حالی سیلابہ نقصانات R-۲ سب ڈرین

۱۹۹۱،۹۲ء

حالی سیلابہ نقصانات پٹ سب ڈرین

۱۹۹۱،۹۲ء

۸،۹۳،۳۵۱/=

آرڈی ۲۲-۵۹

حالی سیلابہ نقصانات لاشاری سب ڈرین

۱۹۹۱،۹۲ء

۲،۸۵،۳۱۶/=

آرڈی ۰-۱۷

(درج بالا جملہ کام (nespak) نیسپاک کے زیر نگرانی تکمیل پائے گئے)

حالی سیلابہ نقصانات حیردین سب ڈرین

۱۹۹۲-۹۳ء

۵۶،۱۹۸/=

آرڈی ۳۰-۱۳

کیریر ڈرین کے کنارے پر آرڈی ۳۰

۱۹۹۲-۹۳ء

۳۸،۳۳۲/=

سے ۲۸+۵۰۰۰۳۰۰ پر جنگل کی صفائی

حیردین مین ڈرین / کیریر ڈرین پر

۱۹۹۳،۹۴ء

۳،۸۹،۹۷۱/=

۲ عدد وائر کورس کراسنگ کی حالی

پپ اسٹیشن پر ٹریشن

۱۹۹۳،۹۴ء

۳،۷۲،۳۲۲/=

سکریم کی تعمیر

ڈیزرٹ پرائیج کے آؤٹ فال پر

۱۹۹۴،۹۵ء

۱،۲۷،۵۵۱/=

V,R,B کی حالی

مختلف مین پرائیج سب ڈرینوں

۱۹۹۴،۹۵ء

۳،۴۶،۲۹۲/=

کے کمزور کناروں کی مضبوطی

R-۱ سب ڈرین کی بھل صفائی

۱۹۹۴،۹۵ء

۳۴۸،۷۶۰/=

۱،۰۰۰،۰۰۰/=	جروار سب ڈرین کی بھل صفائی	۱۹۹۳، ۹۵ء
۱،۳۶،۳۷۱/=	حیردین سب ڈرین کی بھل صفائی،	۱۹۹۶-۹۷ء
	حیردین مین ڈرین کے کناروں	۱۹۹۶-۹۷ء
۷،۶۳،۱۳۳/=	کی مضبوطی اور اونچائی	
	بیٹ سب ڈرین کے کناروں کی	۱۹۹۶-۹۷ء
۲،۸۴،۵۷۵/=	مضبوطی آرڈی، ۲۱۵۱	

جناب اسپیکر: اگلا سوال

X ۳۰۲ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) روان مالی سال ۱۹۹۶، ۹۷ء کے دوران بلدیہ کو سید کو مختلف پراجیکٹوں کے لئے کل
مسٹر فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور اس فنڈ کی ۶ قسم کار کی حلقہ وار تفصیل دی جائے
ب) کیا مذکورہ فنڈ خرچ ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔

ج) کیا مذکورہ فنڈ کو بلدیہ کے تمام حلقہ جات میں مساوی طور پر تقسیم کیا گیا ہے، اگر جواب نفی
میں ہے تو کیوں اور ہر کام کی نوعیت کی تفصیل بھی دی جائے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات)

الف) سال ۱۹۹۶، ۹۷ء میں بلدیہ کو سید کو کسی ترقیاتی کام کیلئے فنڈ فراہم نہیں کئے گئے۔

ب) اس کا جواب ملاحظہ ہو جز (الف)

ج) جیسا کہ جز (الف) سے ظاہر ہے

عبد الرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں کارپوریشن کو چھوڑیں وہ علیحدہ سوال ہے

آپ نے صوبائی گورنمنٹ سے پراجیکٹ کے لئے کارپوریشن کے لئے فنڈ مانگا ہے

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر): نہیں جی ہمارے اپنا فنڈ نکلتے ہیں چونگی کی مد

جناب اسپیکر: وہ خود کفیل ہے اپنا کر رہے ہیں وہ اپنے فنڈ generate خود ہی کرتے ہیں

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر): صوبائی گورنمنٹ ہمیں نہیں دیتا نہ ہم اس سے مانتے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا پھر یہ ذکر کیوں کرتے ہیں

جناب اسپیکر: آپ کا سوال کا جواب دیا انہوں نے جی

عبدالرحیم خان مندوخیل: میرا سوال یہ ہے کہ ترقیاتی پروگرام کے لئے ان کے پاس فنڈ کتنا ہے؟

جناب اسپیکر: فراہم نہیں کیا گیا ہے بس ختم

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں دیا گیا ہے میں پوچھ رہا ہوں نہ

آپ نے کوئی پراجیکٹ دیا ہے

جناب اسپیکر: فراہم نہیں کیا گیا ہے بس ختم

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں دیا گیا ہے میں پوچھ رہا ہوں کہ

آپ نے کوئی پراجیکٹ دیا ہے

جناب اسپیکر: فراہم نہیں کیا گیا ہے بس ختم

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں دیا گیا ہے میں پوچھ رہا ہوں

کہ آپ نے کوئی پراجیکٹ دیا ہے

جناب اسپیکر: یہ مانتے نہیں انکے پانے و چنگلی کے فنڈز ہوتے ہیں ہم خود اپنا gener-

ate کرتے ہیں وار خود خرچ کرتے ہیں

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: جناب اسپیکر صاحب ضمنی سوال سر دراصل بات

یہ ہے کہ خان صاحب نے فرمایا تھا کہ لوکل گورنمنٹ کو بلوچستان

گورنمنٹ لوکل گورنمنٹ کے فیڈز جو ہے کوئٹہ کو خاص کر مل رہے ہیں کوئی نئے پراجیکٹ آپ

نے دی ہے یا نہیں دی ہے

جناب اسپیکر: وہ دار چیز ہے آپ آگے ٹلک گئے کریم نوشیروانی آپ تشریف رکھیں ویسے آپ کا سوال Irrelevant سوال I have dis allowed it انہوں نے جواب دے دیا

جناب کہ ہم نے کوئی فنڈز نہیں مانگے بس ختم ہو گیا

جناب اسپیکر: ابھی میں ۳۸۱ میں ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: ۳۰۴ میں میں پوچھوں گا ۳۰۳ میں انہوں نے فرمایا کہ ترقیاتی کام کے لئے فنڈز نہیں دیا گیا ہے ترقیاتی کام کے لئے تو یہ ان کا جو انہوں نے یہاں دیا ہے کہ ہمارے پاس اتنا بجٹ ہے یہاں ترقیاتی کام سے ان کا مطلب ہے کہ ہمیں صوبائی حکومت گورنمنٹ سے نہیں ملا آپ کا کیا مطلب ہے

میر اسرار اللہ خان زہری وزیر: جناب آپ نے جو سوال کیا ہے وہ اس طرح ہے کہ محکمہ بلدیات کو گورنمنٹ کی طرف سے کتنے فنڈز کے لئے کتنے پیسے ملے ہیں ہمیں کوئی فنڈ نہیں ملا

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں تو آپ نے کوئی کوشش کی ہے کہ آپ کو کوئی فنڈ ملے صوبائی گورنمنٹ سے

میر اسرار خان زہری وزیر: نے سر صوبائی گورنمنٹ سے ہمیں نہیں ملتا ہے ہم اپنے فنڈ خود generate کرتے ہیں

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی

۳۸۱X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے دوران میونسپل کارپوریشن۔ میونسپل کمیٹیوں۔ ٹاؤن کمیٹیوں اور ان سے منسلک بلدیاتی بجٹ میں مختلف سیکٹروں پر اچھی سیٹوں کے لئے ترقیاتی و غیر ترقیاتی مختص کردہ رقم کی علیحدہ علیحدہ تمام صوبائی حلقہ جات کی وارڈوار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۷ء ہر سکیم پر راجیکٹ کے کام کا مکمل شدہ فیصد حصہ اوزان پر خرچ شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ اور نام ٹھیکیدار (اگر ہو کی تفصیل کیا ہے۔
 میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا
 جواب ضمنی سے لہذا اسمبلی لاہریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جناب کوئی ضمنی سوال

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس میں میرا سوال ہے کہ جناب والا آپ کے پاس اتنی اسکیمیں آپ نے کارپوریشن کے بجٹ سے رکھی ہیں اور اس میں آپ نے main کو کون سا مثلاً ابھی میں وضاحت کرونگا یعنی قندھاری بازار تمام range لیاقت بازار کا تمام range آپ لے لیں اور اسی طرح آپ جناح روڈ کا اسی طرح تمام پشتون آباد کا یہ تمام علاقہ ہے ہے main اس میں آپ کا کوئی ۱۰۸ اسکیموں میں ایک دو ادھر ادھر اس کے علاوہ آپ نے کام نہیں کیا ہے آخر کیوں

جناب اسپیکر: کہتے ہیں کہ کون سا شہر میں آپ نے کام نہیں کیا ہے

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر): سر کون سا شہر کے لئے ہم نے اسکیمیں تو جدی ہوئی ہیں لیکن ابھی تک ADP سے Approe نہیں ہوئے ہیں سیکرٹری صاحب گئے ہوئے ہے اور Approve نہیں ہوئے پتہ نہیں کیا ہے منسٹر کا اس کا اپنا کوئی date delay ہوا ہے اور اس کے ADP نے ابھی تک منظور نہیں دی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ADP سے یہ جو منظور ہوا ہے یہ ہو گئی ہے جاری ہے فیصد بھی دے دیا ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر): جناب اسپیکر اور یہ ADP میں منظور نہیں ہوا کیونکہ پانچ کروڑ روپے خرچ کرنا ہے مریا سیکرٹری صاحب نے یہی کہا ہے ہیڈ منسٹر کو جناب اسپیکر: سوال بڑا واضح ہے کہ ۱۰۸ اسکیموں پر آپ نے کام کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ جو ۱۰۸ اسکیمیں ہے اس کا پیسہ بھی منظور ہوا سب کچھ ہوا وہ کون سا کے مخصوص نزدیک ہی جو

کو بڑے شہر کے لئے تصور کر رہے ہیں

پرنس موسیٰ جان (وزیر): point of order سر میں آنریبل خان صاحب سے

یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ادھر ادھر کا مقصد کیا ہے what is the and ادھر

سید احسان شاہ (وزیر): جناب اسپیکر اگر آپ مجھے دو منٹ کی اجازت دے دیں

جناب آپ دیکھیں جب ڈویلپمنٹ کے کام اس طرح کے پراجیکٹ بنائے جاتے ہیں تو سب سے

پہلے یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ کون سے علاقے رہتے ہیں ضروری علاقے کون سے ہیں یعنی ان کو

جھنڈیا جاتا ہے تو اس کیس میں بھی یہی چیز ہوا ہے اگر جناح روڈ پر کئی کام کی ضرورت نہیں ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: وزیر صاحب ایسے یہاں لفظ جناح روڈ کا نہیں ہے یہاں

اس کے ساتھ تمام ملحقہ علاقوں میں مجموعی طور پر آپ لے لیں مثلاً لیاقت بازار ملحقہ ہر طرف

۱۰۸ ان ایریا جو میں نے نشاندہی کی پشتون آباد تمام یہ ہے وہاں سڑک اور وہاں ٹالے کی کوئی

ضرورت نہیں ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر): خان صاحب سنئے تو صحیح پشتون آباد کے لئے

۹۸-۱۹۹۷ء میں رکھے ہیں رقم اس سے پہلے نہیں رکھی تھی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس دوران میں آج آپ کے سامنے ابھی آٹھ مہینے دو

مہینے باقی ہیں بارہ مہینے میں دس مہینے گزر گئے ہیں آپ نے کون سی اسکیم کی ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری وزیر: خان صاحب تسلیم کرتا ہوں کہ ۹۸-۹۷ء کے

اندر میرے ڈیپارٹمنٹ میں کچھ ایسے مسئلے پیدا ہوئے کہ وہ کام شروع نہیں ہو سکے اور اس کے

اوپر میں نے ایکشن لیا چیف منسٹر نے بھی خود ایکشن لیا اس کے لئے ہم کر رہے ہیں

جناب اسپیکر: next question میر ظہور حسین خان کھوسہ

جناب اسپیکر: اگلا سوال مری ظہور حسین کھوسہ صاحب کا ہے

X ۳۳۰ میر ظہور حسین کھوسہ

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ اللہ یار کی ملکیت ۳۰ ہزار فٹ پر مشتمل ایک پلاٹ واقع
بالتقابل پریس کلب ڈیرہ اللہ یار پر محکمہ بلدیات کی اجازت سے محکمہ محنت و افرادی قوت ایک
ریسٹ ہاؤس تعمیر کر رہا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو مکمل تفصیل دی جائے۔

میر اسرار اللہ خان زہری وزیر بلدیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے
ٹاؤن کمیٹی (میونسپل کمیٹی) ڈیرہ اللہ یار نے محکمہ محنت و افرادی قوت کو ریسٹ ہاؤس تعمیر کرنے
کے لئے نہ تو کوئی پلاٹ واقع بالتقابل پریس کلب ڈیرہ اللہ یار دی ہے اور نہ ہی محکمہ بلدیات نے
اس کی اجازت دی ہے

جناب اسپیکر: question our the over: سیکرٹری صاحب اگر چھٹی کو
درخواست ہو تو پڑھیں
سیکرٹری اسمبلی: مولوی اللہ داؤد خان خیر خواہ صاحب نے فون پر اطلاع دی ہے کہ وہ آج
مصروف ہے اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا چھٹی کی درخواست منظور کی جائے
رخصت منظور کی گئی
سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت کی

درخواست کی ہے
جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا چھٹی کی درخواست منظور کی جائے
رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ حیر بیار مری صوبائی وزیر نے آج کے اجلاس سے رخصت کی
درخواست دی ہے
جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا چھٹی کی درخواست منظور کی جائے

رخصت منظور کی گئی
سیکرٹری اسمبلی: میر محمد علی رند صاحب نے آج کے لئے اجلاس کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا چھٹی کی درخواست منظور کی جائے

رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی: جناب بسم اللہ کا کرنے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی

ہے

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا چھٹی کی درخواست منظور کی جائے

رخصت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب سترام سنگھ صاحب نے آج ۵ مئی سے ۹ مئی تک کے اجلاس

سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا چھٹی کی درخواست منظور کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: شکر یہ میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج مشترکہ تحریک استحقاق نمبر ۶

منجانب سید احسان شاہ سردار عبدالرحمان خان کھتران و ذریعہ عدبالحائق اور میر جان محمد کی جانب

سے آج دس بجے مجھے موصول ہوئی یہ تحریک استحقاق اسپیکر کی رولنگ کے خلاف دی گئی اس

تحریک استحقاق کو قاعدہ نمبر ۵۵ کے تحت پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور اس پر رولنگ دیتا

ہون مورخہ ۶ مئی ۱۹۹۸ء کو تحریک التوا نمبر ۳ پر میں نے قاعدہ نمبر ۵۲ کو نظر انداز کر کے

رولنگ دیتے ہوئے قاعدہ نمبر ۲۲۶ کے تحت حال اختیارات استعمال کیا اسپیکر کی رولنگ کو نہ

چیلنج کی جا سکتا ہے اور نہ ہی اس پر ایوان میں بحث ہو سکتی ہے یہ بین الاقوامی مسئلہ پارلیمانی روایت

ہے اس سلسلہ میں رولنگ آف دی اسپیکر کے حوالے سے M.N. Kaul اور S.L. Shalk

her کی اپنی کتاب practice and procedure of parliament صفحہ ۹۶ پر واضح

طور پر بیان کیا گیا ہے لہذا اسپیکر کی رولنگ کے خلاف تحریک استحقاق نہیں لائی جا سکتی ہے اس

کے علاوہ بلوچستان اسمبلی کے قواعد نمبر ۵۵ کے تحت کوئی تحریک استحقاق اسپیکر کی رضامندی

کے بغیر پیش نہیں کی جا سکتی لہذا آپ پیش نہیں کر سکتے

پرنس موسیٰ جان وزیر: جناب والا پوائنٹ آف آڈر پوائنٹ آف آڈر
جناب اسپیکر: جناب میں ایک مرتبہ اپنی رولنگ تو پڑھ دوں آپ کو میں ہاؤس کی توجہ
چاہوں گا

Ruling of the Speaker

It is the right of the Speaker to interpret the constitution and Rules, so far as matters in or relating to the House are concerned and no one, including the Government can enter into any argument or controversy with the Speaker over such interpretation. His rulings constitute precedents by which subsequent Speakers, Members and Officers are guided. A Member who protests against the ruling of the Speaker.

Members can not critiese directly or indirectly, inside or outside the House, any ruling given, opinion expressed or statement made, by the Speaker.

تو یہ بات واضح ہے کہ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ
ایک مسلمہ حقیقت ہے اور پارلیمانی روایت کے بھٹ خلاف ہے اور ایک مسلمہ بین الاقوامی مسئلہ
بھی ہے اور میں نے کول کا حوالہ پڑھ بھی دیا آپ بیشک اسے دیکھ لیجئے گا یہ صفحہ نمبر ۹۶ پر ہے میں
اس تحریک استحقاق پر جو آپ آج سوا دس بجے لائے ہیں اس کے پلٹیش کرنے کی اجازت نہیں دیتا
ہوں ہاؤس کا بہت بہت شکریہ۔ شاہ صاحب پوائنٹ آڈر پر بولنا چاہیں گے۔

سید احسان شاہ وزیر: جناب والا گزارش یہ ہے کہ آپ ہمیں سن تو لیں ہمیں سننے کا تو موقع دیں
جناب والا ہماری گزارش یہ ہے کہ اس دن آپ نے جو رولنگ دی۔

کئی حضرات ایک بار کھڑے ہوئے۔

Mr. Speaker. I will not allow any body to speak on this issue because ruling can not be challanged. Ruling can not b challanged.

سید احسان شاہ: جناب والا میرا پوائنٹ آف آؤر تو نہیں

Mr. Speaker I may tell you very frankly. No body can speak upon the ruling has been given by the chair. You can't please. Honourable Member can not spea. No body can speak upon, after the ruling as been given by the Speaker.

(شور باہمی مغللو)

سید احسان شاہ وزیر: پوائنٹ آف آؤر پر آپ سن تو لیں

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں میں نے جب رونگ دے دی۔

Why should I have given my ruling that's all.

جناب اسپیکر: ہاؤس تو سارا جانتا ہے آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان شاہ وزیر: جناب والا ۲۲۶ کے تحت اس دن جو اسپیکر صاحب نے رونگ

دی تھی اس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ جب یہ رونگ کسی چیز کے متعلق solid ہو لیکن تحریک

التواء پر تو طریقہ کار بالکل مختلف ہے

Mr. Speaker. I won't allow to any body to speak eiter side.

you seeee Honourable Members can not speak Next item

(Interption)

سید احسان شاہ: جناب والا آپ ہماری بات تو سن لیں ہمارا احتجاج ریکارڈ پر آجائے

جناب اسپیکر: تحریک التواء کوئی نہیں ہے جی
 پرنس موسیٰ جان وزیر: سر آپ ہماری بات تو سن لیں سر
 جناب اسپیکر: موسیٰ جان صاحب میں نے رولنگ دے دی ہے

I will not repeat allow to any Member to speak after my ruling. I have given my ruling very catgorically. I have reported Mr. Kaul's you see and rules are clear. Please I shall request you. Please don't

سردار عبدالرحمن کھیتر ان وزیر: جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ رولز اجازت دیتے ہیں میں آپ کی تحریک استحقاق پر بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: کھیتر ان صاحب میں آپ کو اس تحریک پر اجازت نہیں دے سکتا ہوں۔
 سردار عبدالرحمن کھیتر ان وزیر: جناب والا میں آپ کی تحریک استحقاق پر بات نہیں کر رہا ہوں اور میں رولز پر توبت کر سکتا ہوں اس اسمبلی کے فورم پر جناب یہ رولز کی کتاب اسمبلی کو چلانے کے لئے بنائی گئی ہے یا نہیں۔

جناب اسپیکر: میں نے اسی پر رولنگ دے دی ہے آپ تشریف رکھیں
 سردار عبدالرحمن کھیتر ان وزیر: جناب آپ میری عرض سنیں سر آپ رولز ۱۹۸۵ پڑھ لیں۔

جناب اسپیکر: بالکل پڑھ لیں یہ جو تحریک آئی ہے آپ اس پر رولز ۸۵ پڑھ لیں

I will not allow to any body now.

سردار عبدالرحمن کھیتر ان وزیر: جناب اسپیکر صاحب میں آپ سے معلومات لینا چاہتا ہوں آپ اگر رولز غلط کوڈ کرتے ہیں اور زیادتی کرتے ہیں تو ہم اسمبلی رولز کا حوالہ دیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ جو استحقاق کی بات کر رہے ہیں میں نے کہہ دیا کہ یہ استحقاق ہاؤس کا

مخروج ہوگا اور اسپیکر کا استحقاق مخروج ہوگا اگر آپ اس پر مزید بات کریں گے
پرنس موسیٰ جان وزیر: جناب والا ہم استحقاق کی تو بات ہی نہیں کر رہے ہم رولز پر
بات کر رہے ہیں جناب اسپیکر ہم پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں آپ اور پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں

I won't allow to any body to speak on my ruling.

سید احسان شاہ وزیر: جناب اسپیکر کیا میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول سکتا ہوں یا نہیں۔

جناب اسپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بول سکتے ہیں مگر میری رولنگ پر نہیں

But you can't discuss on my ruling

سید احسان شاہ وزیر: جناب والا میں آپ کی رولنگ کو تو چیلنج ہی نہیں کر رہا ہوں جناب
اسپیکر ہم آپ سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت ہے یا نہیں ہم
آپ سے یہ پوچھ رہے ہیں۔

مداخلت

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں میں اس طرف آتا ہوں

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر صاحب نے سیدھی طرح کہہ دیا ہے اور وہ بات
کرنے کی گنجائش نہیں دے رہے ہیں کہ آپ میرے خلاف تحریک استحقاق نہیں دے سکتے ہیں
جناب اسپیکر: بہت شکریہ اس دن جو ہم نے دو گھنٹے کے لئے تحریک التوا کو حث کے لئے
منظور کیا تھا جو کہ محرکین نے اٹھایا تھا۔ مداخلتیں

پلیز تشریف رکھیے۔

پرنس موسیٰ جان وزیر: جناب آپ ہمارا احتجاج تو ریکارڈ کر لیں سر

جناب اسپیکر: اس دن جو تحریک التوا پیش ہوئی تھی اس کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے میں
نے دو گھنٹے کی حث کے لئے منظور کیا تھا مگر اس دن سے آج تک کے حالات میں بہت فرق ہو گیا
ہے اس پر سو موٹو ایکشن لے لیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا برائے مہربانی پہلے اس رولنگ کو with draw کریں with due respect جناب والا ایسی کوئی بات نہیں ہوگی جناب والا یہ بات صاف ہے کہ اس پر پہلے گورنمنٹ جو اب دے دے گی ہم اس پر یہی کہیں گے کہ اسپر سو او موٹو ایکشن لے لیا ہے جناب اس پر اسمبلی میں بحث ہوگی اور ایسی کوئی بات نہیں ہوگی جناب والا جناب اسپیکر: اس پر اسمبلی میں اب بحث نہیں ہو سکتی ہے قواعد ۶ پر ہیں عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اگر اس پر بحث نہیں ہوگی تو ہم اس پر بہت افسوس کریں گے پہلے آپ اپنی رولنگ with draw کریں وہ جو آپ نے پہلے دی ہے ورنہ

ہم احتجاج کریں گے جناب اسپیکر: جناب آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں میں اپنی رولنگ دے دیتا ہوں عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم اس وقت تک احتجاج کریں گے جب تک آپ یہاں بیٹھے ہیں ہم اسمبلی میں داخل نہیں ہو سکتے آپ اس بات کو بالکل نظر میں رکھیں ایسا کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ اس مرحلے پر عبدالرحیم مندوخیل اور جناب مصطفیٰ ترین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔

جناب اسپیکر: میری بات سنیں قواعد یہ کہتے ہیں کہ قاعدہ نمبر ۶ پر پڑھ لیجئے ۳ قاعدہ پڑھ لیجئے گا آپ پلیز تشریف رکھیں (مداخلت) میں نے اس پر اپنی رولنگ دے دی ہے جو مشترکہ تحریک التواء نمبر ۳ منجانب عبدالرحیم۔ سردار مصطفیٰ ترین۔ دو گھنٹے کے لئے منظور کی گئی تھی اب اس تحریک پر دو گھنٹے بحث کی ضرورت نہیں رہی مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر نہیں کی جاسکتی ہے کیونکہ عدالت عالیہ بلوچستان نے اس واقعہ کو نوٹس از خود لے لیا ہے اور ایس ایس پی کو نوٹس نے عدالت عالیہ کے سامنے پیش ہو کر بیان دیا ہے اس مقدمہ پر مزید پیش رفت کی جا رہی ہے مزید اس معاملہ میں ایک جرگہ صوبائی وزراء نے کورٹ کے ممبران سے ہزا کر اے کئے اور ۳۰ اپریل کے واقعہ پر معذرت کی اور یقین دہانی کرائی کہ حکومت مشتری اسکولوں کے انتظامی امور میں مداخلت نہیں کرے گی اور ان کو مکمل تحفظ فراہم کرے گی۔ اس مسئلہ پر وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کورٹ کے سربراہ سے فون پر گفتگو بھی کی اس پر سربراہ نے اراکین کا شکریہ ادا کیا

اور احتجاج ختم کرنے کا اعلان کیا اور اس پر سپل گرامر اسکول کو سٹوڈنٹ کو تحریری طور پر مطلع کر دیا ہے۔
 کہ وہ اغوا کے سلسلہ میں کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے ہیں لہذا ان حالات کو پیش
 نظر رکھتے ہوئے اس مسئلہ پر اب دو گھنٹہ کی بحث کی ضرورت نہیں رہی اس لئے میں محرکین سے
 درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پر زور نہ جدید اسمبلی کے قواعد نمبر ۷۳ کے تحت
 بھی اس پر بحث کی اجازت نہیں دی جاسکتی شکر یہ یہ تو بڑی واضح سی بات ہے کہ جب ہمارے
 قواعد اور قواعد میں بڑا واضح ہے کہ جب عدالت عالیہ suo moto notice لے لیں تو وہ
 مسئلہ ایوان میں زیر بحث نہیں ہو سکتا یہ ہمارے قواعد ہیں تو میں اس کرسی پر بیٹھا ہوں تو مجھے
 انصاف کرنا ہے اور مجھے صحیح روٹنگ دینی ہے یہ بات مجھ پر لازم آتی ہے کہ میں صحیح روٹنگ دوں
 اب جبکہ مدعی نے اور از خود کہہ دیا ہے کہ ہم اپنا کیس واپس لیتے ہیں اور انہوں نے سی ایم کو لکھ کر
 بھیج دیا ہے اس کے بعد عدالت عالیہ نے از خود اس کا نوٹس لے لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایوان
 کو کم از کم اس وقت تک انتظار کرنا چاہئے کہ عدالت کیا فیصلہ کرتی ہے بہت بہت شکر یہ آپ کا
 اس کے لئے میں آپ صاحبان کا مشکور ہوں کہ آپ نے میری بات سنی اور میری روٹنگ کو دیکھا
 اس ہاؤس کو تیار بخ آٹھ مئی گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب والا کل جمعہ ہے اگر اجلاس صبح ساڑھے دس بجے ہو تو
 مناسب ہے۔

جناب اسپیکر: تو ٹھیک ہے اجلاس ۸ مئی کو صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا
 جاتا ہے۔

دو پہر بارہ بج کر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورنہ آٹھ مئی انیس سو اٹھانوے ساڑھے دس
 بجے تک ملتوی ہو گیا۔